بہ آبیاری نخل بلند باغ ادا مرد درس اہل فریاد

نسخۂ رفاہ عام مجموعۂ بہبود انام مشتمل فوائد بلادسی ہے

نخل فریاد

مصنفہ سید علی نقی متخلص بہ صفی باشارات علامہ سید حیدر صاحب مجتہد بہادر

گلمیدن مطبع منشی نولکشور میں لکھنؤ بار اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی رنگِ تاثیری کرامت کن فغانم را
ز موجِ اشکِ بلبل آب دہ تیغِ زبانم را

فریاد اول

ہاے اب یہ ہماری حالت ہی — غیر کیا دوستون کو نفرت ہی
جنسے امید تھی کہ یہ ہمدم — زخم دل پر لگائینگے مرہم
دیکھیے انقلاب لیل و نہار — ہین وہی اپنے درپے آزار
ہم کو بسمل صفت پھڑکتے ہین — زخم پر وہ نمک چھڑکتے ہین

کوئی جاہل ہمین بتاتا ہی — سُست و کاہل کوئی بتاتا ہی
متعصب کوئی کوئی مغرور — کوئی کہتا ہی عقل مین ہی فتور
یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہی — آخر اِس درد کی دوا کیا ہی
اب کرین اختیار کونسا کام — جسمین ٹھہرین نہ موردِ الزام
یہ تو ہم کو نہین بتاتے ہین — نام رکھتے ہین دل دُکھاتے ہین
اگر بتایا بھی تو بتایا کیا — چلو اُس سمت ہو جدھر کی ہوا
کچھ ترقی کرو ترقی یار — چاہتے ہو جو عزّ و جاہ و وقار
یہ بتاتے نہین مگر وہ ہمین — کِس طریقہ سے اور کاہے مین
گر ترقیِ علم ہی مقصود — ایسے عالم بہت سے ہین موجود
جنکو افلاس نے کیا ہی ذلیل — جنسے جاہل ہین مرتبہ مین جلیل
اِس سے ثابت ہوا کہ دولت و زر — نہین موقوف علم و حکمت پر

بے ثمر ہے فقط ترقی علم ۔ درد سر ہے فقط ترقی علم

یہ ریاضت بھی جب نہین مثمر ۔ کرین کس چیز مین ترقی پھر

خیر کوئی بتائے یا نہ بتائے ۔ گالیان دے کہ بیوقوف بنائے

ہم جو سمجھے ہین کب چھپاتے ہین ۔ در و دیوار کو سناتے ہین

گہ دکھاتے ہین دل کو راہ صواب ۔ ہین کبھی دست و پا سے کرتے خطاب

چاہتے ہین پئے حصولِ مراد ۔ اپنے ہر عضو سے غرض امداد

ساتھ یہ بھی اگر نہ دین کیا بس ۔ بر رسولان بلاغ باشد و بس

ہم تو اپنی سی کہہ سنائینگے ۔ یہ نہ مانینگے زک اٹھائینگے

پر نہین یہ وہ نالۂ شبگیر ۔ قلب پر کر سکے نہ جو تاثیر

خواہ دل سنگ ہو کہ ہو فولاد ۔ رائگان جائیگی نہ یہ فریاد

فریاد دوم

سُنیے اب ایک ہی یہ میری عرض | علم کا سیکھنا ہو سب پر فرض
سنِ طفلی سے عہدِ پیری تک | اسکی تحصیل چاہیے بیشک
پر نہ اسواسطے کہ پڑھ کے فضول | نوکری چاکری مین ہون مشغول
یا وکالت مین امتحان دے کر | کرین لوگون سے اخذ دولت و زر
یا بنین پیر تو مریدون سے | اسی حیلہ سے مال مفت ملے
یا بہ طمع حصولِ نذر و نیاز | مولوی بنکے ہم پڑھائین نماز
یا فنِ شاعری مین نام کرین | صلہ لینے کو مدح عام کرین
جو نہ دے کچھ عوض قصیدہ کا | ہجو کہہ کے اُسے کرین رسوا
بلکہ تحصیل علم کا مقصد | یہ سمجھتے ہین جملہ اہلِ خرد
کہ بڑھے نورِ معرفت دل مین | کر سکین فرق حق و باطل مین
جو ہین جاہل اُنہین بھی علم سکھائین | بے غرض سب کو راہ راست دکھائین

فکر آزادگی رہے ہر دم
دل مین آمادگی رہے ہر دم

عاقبت جو بنائے یہ وہ شی
دنیوی منفعت بھی ضمناً ہی

ہی بلاشک وہ قابلِ تسلیم
کہہ گیا جو بزرجمہر حکیم

کھیت مین ایک مرد دہقانی
جبکہ کرتا ہی تخم افشانی

غرض اُسکی یہی ہی غلہ ہو
خیر بھوسا بھی جو ملے اُسکو

اُسی سودے کا سبب کھاتا ہی
اصل کے ساتھ سود پاتا ہی

اب رہی فکر اک معیشت کی
پس وہ ہی سو طرح سے ہو سکتی

مثلاً پیشہ تجارت سے
دستکاری سے یا زراعت سے

کیونکہ سامان علم جو تھے وہ سب
کر دیے جمع شاہ وقت نے اب

ہمکو بہرِ حصول استعداد
کچھ نہین احتیاج استمداد

مگر اب صنعت و تجارت سے
متمتع ہون کس طرح کیسے

کون ہی جس سے سیکھین صنعت ہم	زر نہین کیا کرین تجارت ہم
مفلسی سب بہار کھوتی ہی	مرد کا اعتبار کھوتی ہی
دق کرین گرچہ اہل دولت کو	کہ تجارت کرینگے چندہ دو
تو وہ کس کس سے ہونگے کاربرآر	ہی مثل یک انار صد بیمار
یون ہی چندے مین اُنکا اندوده	صرف ہوگا فضول بیہودہ
اسلیے ہو غریب یا خوشحال	سب سے ہی ایک ہی ہمارا سوال
ایک تکلیف سب کو دیتے ہین	ایک احسان سر پہ لیتے ہین
ہر امیر و فقیر سے ہی یہ عرض	جملہ برنا و پیر کے ہی یہ عرض

فریاد سوم

صاحبو آپ ہین وہ دریا دل	کہ جو آجاتا ہی کوئی سائل
باوجودیکہ ہون پریشان حال	رد نہین کرتے لیکن اُنکا سوال

عام ازین مستحق ہو یا کہ نہو — اسکو پانے کا حق ہو یا کہ نہو
کچھ نہ کچھ وہ ضرور پاتا ہی — لیکے حق مستحق کا جاتا ہی
چشمہ کتنا ہی کیون نہو پایاب — سیکڑون پیاسے ہوتے ہین سیراب
اسلیے ملتجی ہین آپ سے ہم — اپنی فیاضی کو نہ کیجیے کم
آدمی مین یہ عمدہ جوہر ہی — دینا دنیا مین سب سے بہتر ہی
مگر انکو نہین جو ہون اوباش — مفت خوری ہو جنکی خاص معاش
ہی عبث انکے ساتھ فیاضی — ہرگز اسمین خدا نہین راضی
ایسے دینے سے ہاتھ اٹھائین آپ — انکو عیاش کیون بنائین آپ
پیرجی جب تلک کہ پیر نہون — بندِ افلاس مین اسیر نہون
ہون نہ جب تک کہ مولوی صاحب — نیک اطوار حاضر و غائب
خوب ثابت ہو جب تلک یہ بات — کہ یہ ہین مستحق خمس و زکوۃ

حق اُنھیں دیجیے نہ بہر خدا — مردم واجب الرّعایت کا
اِس سے کیا فائدہ اُٹھانا ہی — دام دینا ہی کچّی کھانا ہی

فریاد چہارم

ہان رئیسانِ شہر و قریہ و دِہ — آپ سب سے ہی اب گزارش یہ
کہ خدا نے کیا ہی آپ کو آج — مستمندون کے دردِ دل کا علاج
آپ کے لطف سے نہین کچھ دُور — اتنی زحمت جو کیجیے منظور
کہ جو اشخاص ہین دیانت دار — کیجے اُنمین سے منتخب دو چار
گھر سے حاصل جنھین فراغت ہو — قوم کے ساتھ اِک محبت ہو
دردانگیز ایسی ہو تقریر — کرے پیدا دلون مین جو تاثیر
اتنی تکلیف وہ قبول کرین — صدقہ کو قوم سے وصول کرین
یعنے لین قوم کے عطیہ کو — صرف اِس باب مین دیانت ہو

ایک اسکی الگ کتاب رہے / جمع کا خرچ کا حساب رہے

انتظام رفاہِ عام کرین / خلق کا کام اپنا نام کرین

راہ ایسی نکال دین جسمین / مستحقین کو حقوق ملین

اسکی تحصیل مین کرینگے جو کد / اور وہ لوگ جو کہ دینگے مدد

سب وہ غمخوار اپنی قوم کے ہین / سب مددگار اپنی قوم کے ہین

سچے ہمدرد ہین نہین کوئی شک / وہ جوانمرد ہین نہین کوئی شک

یہ سفینہ ہمارا قلزم مین / جوشِ طوفان سے ہی تلاطم مین

شب تاریک ہی گھرا ہی سحاب / چار سو حلقہ زن ہی اک گرداب

کوئی بچنے کی اب نہین امید / پڑ گئے جا بجا بہتسے چھید

لنگر و بادبان شکستہ ہین / اہل کشتی علیل و خستہ ہین

مال و اسباب سب نے پھینکدیا / جان بچانے کو رہگئے تنہا

کوئی واقف شناوری سے نہیں | سبکو ہی اپنے ڈوبنے کا یقین
یاس و اندوہ دل پہ طاری ہی | آہ و زاری ہی بیقراری ہی
قسمتِ ناخدا مخالف ہی | کیا کرے جب ہوا مخالف ہی
غُل ہی وہ آب تا بہ فرق آیا | ہاے افسوس وقتِ غرق آیا
ایسے بیڑے کو ڈوبنے سے بچاے | ناؤ منجدھار سے جو پار لگاے
ہوگا ہر دل ملول خوش اُس سے | ہی خدا خوش رسول خوش اُس سے
قوم بھر کا وہ اپنے حامی ہی | وہ سزاوار نیکنامی ہی
پس اب ایسے وفاشعاروں سے | ملکِ ہمت کے تاجداروں سے
جنکے سر مین ہی نشہ مردی | جنکے دل مین ہی جوش ہمدردی
عرض کرتے ہین ہم بعجز و ادب | ہونگے فریادرس ہمارے کب
کب اُٹھائینگے ہمکو پستی سے | کب جگائینگے خوابِ مستی سے

ہم ہین اُفتادۂ حضیضِ زوال
کب دکھائینگے ہمکو اوج کمال

چاہ نکبت کے تہ نشینون کو
غیر ملت کے خوشہ چینون کو

کب چھوڑائینگے بند عسرت سے
دینگے کسدن خلاص محنت سے

آج پستی مین ہی ہماری قوم
تنگدستی مین ہی ہماری قوم

ہم وہی ہین کہ جو ابھی کل تک
جاہ و اقبال سے تھے سر بفلک

صاحب فوج و تخت و افسر تھے
ادب آموز ہفت کشور تھے

ساری قومین سمجھتی تھین سرتاج
علم و حکمت کو تھا ہمین سے رواج

پر مقدر کا دیکھیے تو پھیر
ہوگیا دفعتاً یہ کیا اندھیر

کل جو حاصل تھا ہمکو جاہ و جلال
آج سب ہوگیا وہ خواب خیال

المدد ای بلاکشِ آلام
ہی تباہی مین فرقۂ اسلام

کیجیے سعی جسطرح سے بنے
قدمے ہو کہ دامے یا سخنے

کسر نفس اختیار کیجیے آپ ‌ ‌ ہرگز اسمین نہ عار کیجیے آپ

آبرو کا خیال چھوڑین آپ ‌ ‌ اس مذلت سے منھ نہ موڑین آپ

اتنی زحمت گوارا آپ کرین ‌ ‌ جھولیون کو گداگری سے بھرین

مانگیے قوم کے لیے اسطرح ‌ ‌ بھیک مانگے کوئی گدا جسطرح

اسمین کیا آپ کو کہیگا کوئی ‌ ‌ کیون برا آپ کو کہیگا کوئی

آپ اپنے لیے خدا نہ کرے ‌ ‌ بھیک کچھ مانگتے نہین سب سے

بلکہ ہی خالصاً لوجہ اللہ ‌ ‌ بیکسون کے لیے ہی فکر رفاہ

قوم کے واسطے یہ زحمت ہی ‌ ‌ اس گدائی مین کیا قباحت ہی

کیا تعجب ہی دے جو رب غفور ‌ ‌ خلعتِ اِنَّ سَعْیُکُمْ مَشْکُور

اس گلستان مین پھر بہار آئے ‌ ‌ شجرِ آرزو مین بار آئے

پھر شگفتہ وہ دل کے غنچے ہون ‌ ‌ جنکو مرجھائے ہو گئے برسون

آئین فضلِ خدا سے وہ ایام　　کہ کہین ہم با انبساط تمام
خواستیم آنچہ ما فراز آمد　　آب از جوے رفتہ باز آمد

فریاد پنجم

اب جو ہین صاحبانِ عرش مقام　　دیندارانِ ملتِ اسلام
جنکو حق نے کیا ہی اہلِ کتاب　　جنکو حاصل ہی یہ بلند خطاب
جو کہ واحد خدا کو مانتے ہین　　مصطفےٰ کو رسول جانتے ہین
انکی خدمت مین یہ گزارش ہی　　بالعموم اسقدر سفارش ہی
کہ کرین حسبِ حیثیت خیرات　　ہی سخاوت سے دو جہان مین نجات
ہی بلا شک عجیب شی خیرات　　مرہمِ چشمِ زخم ہی خیرات
صدقہ جان و مال کا اپنے　　اور اہل و عیال کا اپنے
جسقدر ہو سکے مہینہ مین　　مستحقین کو بلا کے دین

چونکہ مشکل ہے اسکا علم و یقین | کون ذی حق ہے اور کون نہین
اسلیے چاہیے کہ بے وسواس | جمع کردین رقم یہ اُنکے پاس
جو کہ اُس موضع و محلہ مین | چاہتے ہون کہ یہ عطیہ لین
قوم پر جنکو رحم آیا ہو | بھیک کا ٹھیکرا اُٹھایا ہو
مانگتے ہین درم نہ ہم دینار | اسقدر دین کہ جو نہ گذرے بار
صدقہ اپنے پیارے بچون کا | دین مہینہ مین ایک ہی پیسا
کُل ہوے سال بھر کے تین آنے | حیف ہے اسکو بھی نہ جو مانے
اسقدر دینے کی ضرورت ہے | جو زیادہ دے اُنکی ہمت ہے
اپنے بچون پہ کون ہے ایسا | جو تصدق کرے نہ اک پیسا
ہان یہ ہے اور بات جو کوئی | استطاعت نہ رکھے اتنی بھی
تو ہمارا نہین ہے اُس سے سوال | بلکہ در اصل گرچہ کیجے خیال

انھین لوگون کے واسطے ہو یہ فکر	ہی انھین کی رفاہ کا سب ذکر

فریاد ششم

آمدم باز بر سرِ مطلب	قفل بکشائیم از درِ مطلب
ہان کدھر ہین وہ صاحبان کرم	چارہ سازِ مریضِ بسترِ غم
جو رسول خدا کے ہین قائل	ہین جو ہر کارِ خیر پر مائل
داد خواہی ہو وقت پاس اُنسے	دستِ بستہ ہو التماس اُنسے
کہ مقامات خاص ہین جو جو	قصبہ شہر گانون جو کچھ ہو
رہنے والے وہان کے چند شخص	کم سے کم پانچ ہوشمند اشخاص
جو جہاندیدہ سن رسیدہ ہون	سرد و گرم جہان کشیدہ ہون
خانہ داری کا کاروبار تمام	جنکے پیارون سے پا سکے انجام
گھر اُٹھائے ہون وہ سعادتمند	ہون فقط اِنکے راے کے پابند

ایسے شخصون کو چاہیے کہ شتاب / اب کرین اختیار راہِ صواب
یعنے چاہین ہماری بہبودی / اور خالق کی اپنے خوشنودی
جلد اس بات پر کمر باندھین / اہل حق تک حقوق پہونچاوین
جھولی باندھے ہوئے ہین جو حضرات / تھیلیون مین یہ اُنسے لین صدقات
قصبے مین اور شہر مین اپنے / فصل سے ایک دو محلہ کے
ایک اک مدرسہ کی ڈالین بنا / کارخانہ ہو جسمین صنعت کا
وان اُن اطفال کو سکھائین ہنر / کہ جو لکھ پڑھ سکین ضرورت بھر
طلبہ ایسے جو کرین بھرتی / دین اُنھین کچھ نہ کچھ وظیفہ بھی
جو کہ عاری ہون لکھنے پڑھنے مین / اُنکی تعلیم بھی قبول کرین
مگر اس شرط سے کہ اُنکے ولی / دین کچھ اُجرت معینہ اُسکی
جو مدرس وہان مقرر ہون / صاحبِ علم اہل جوہر ہون

ہون وہ اکثر فنون مین مشتاق
دستکاری مین شہرۂ آفاق

جملہ طلاب کو بلطفِ عمیم
مختلف صنعتین کرین تعلیم

صرف اُنکو زبانی ہی نسکھائین
ہاتھ سے اپنے کام کرکے دکھائین

مثلاً پیشۂ درودگری
جب سکھائین تو چاہیے یہ بھی

کہ جو لکڑی کی بنتی ہین چیزین
کرین تیار اسطرح سے اُنھین

کہ اُن اشیا کو کرسکین وہ فروخت
دام ہون مفت مین نہ اُنکے سوخت

ایسی چیزین اگرچہ ہون تیار
ہی یہ بیشک بیک کرشمہ دوکار

یعنے قیمت جو اُنکی آئیگی
ہوگی سرمایہ مدرسہ کا وہی

دوسرے اُسکے بیچنے والے
طالب علم یعنے مدرسہ کے

ہونگے واقف فنِ تجارت سے
حظ اُٹھائینگے کسب صنعت سے

فریاد ہفتم

ہان ہنر پرورانِ باانصاف — آپ ہی اب کہین قصور معاف
کہ یہ کیسی صلاح ہی آخر — اس سے کیا کیا فلاح ہی آخر
ہی کچھ اس گل مین رنگ و بو کہ نہین — ہو گی اس دُر کی آبرو کہ نہین
داد دیجیے گا یا نہ دیجیے گا — شاد کیجیے گا یا نہ کیجیے گا
واے اس آہ مین اثر جو نہو — نخل فریاد بارور جو نہو
آپ ہین سب کے سب فراست کیش — ماشاءاللہ عاقبت اندیش
راے کیسی ہی سوچیے تو مآل — بار آور ہی کسقدر یہ نہال
یعنے کچھ تو منافعِ اشیا — قوم کا کچھ دیا ہوا اپنا
سب یہ سرمایۂ قلیل و کثیر — ہو مدارس کے واسطے توفیر
جمع ہونے سے یہ رقوم تمام — مدرسہ کے لیے ہی استحکام
خوب ہو گی اشاعتِ تعلیم — جو کہ ہی وجہ دستگاہ عظیم

ورنہ ممکن نہین ترقی فن — کب جلا ہی چراغ بے روغن

یون ہی یاور رہا جو طالع سعد — تو بس آخر کو چند روز کے بعد

وہ جو اب مدرسہ ہی صنعت کا — ساختہ مشترک جماعت کا

کیا عجب ایک وہ زمانہ ہو — یہ تجارت کا کارخانہ ہو

وان جو ہون خاص و عام طالب العلم — ہو کے قابل تمام طالب العلم

آخر الامر ہون ادھر مائل — کہ ہی جس جس ہنر مین جو کامل

وہ بطور خود اپنا اپنا کمال — کام مین لائے تا کہ ہو خوشحال

کرے زور ہنر سے کسب معاش — سمجھے معیوب نوکری کی تلاش

ہوگا جب اک گروہ کو یہ پسند — قوم کی قوم ہوگی حوصلہ مند

اسطرح پر جو پائینگے ترغیب — پیشہ ور ہونگے سب لبیب و نجیب

قوم کو تب یہ فائدہ ہوگا — مترتب یہ فائدہ ہوگا

کہ اطاعت کے ہین جو فریادی — پا ئینگے اس بلا سے آزادی
ہونگے آزاد رنج و محنت سے — ہونگے دلشاد مال و دولت سے
ہوگا حاصل وہی فروغ و فراغ — ہونگے روشن جو بجھگئے ہین چراغ
المدد ای اہالیانِ قوم — الغیاث اے موالیانِ قوم
ہی فقط احتیاج محنت کی — ہی کسر صرفِ صرفِ ہمت کی
دل سے جو قوم پر فدائی ہین — آج آمادۂ گدائی ہین
بس توجہ انھین کی ہی درکار — کہ کرین غافلون کو اب ہشیار
ای بزرگانِ دین ہدایت فن — جو مسلمان نہین ہین نیک چلن
پاک کیجے انھین قبائح سے — وعظ سے پند سے نصائح سے
انکو بھی کیجیے ادھر مائل — کہ وہ سب ہون ثواب مین داخل
رقمِ مبتذل کرین ایثار — پائین اجرِ جزیل کے انبار

اکثر افراط بینوائی سے ہاتھ اٹھا بیٹھے ہین کمائی سے
گو کہ ہین خوب تندرست و صحیح پیش کرتے ہین پر یہ عذر صریح
کہ ہم اب کیا کرین کہان جائین روٹی کس طور سے کما کھائین
ان مدارس مین ہوگی انکی کھپت پا کے کھانے کو تا کرین محنت
اور ہین جسقدر یتیم و صغیر مردم فاقہ کش علیل و پیر
جو کہ ہین کام کاج سے معذور جسم مین ہو کسی طرح کا فتور
وہ بھی سب ہونگے بہرہ ور اس سے لیجیے گا دعائین کس کس سے
ہے سوا اسکے دوسری یہ بات ہم مدارس مین دینگے جو خیرات
کچھ اکارت نہ جائیگی وہ رقم پائینگے عاقبت مین بدلا ہم
خیر جو کچھ ہو فائدہ ایسا حشر کے دن سمجھ مین آئیگا
مگر اب دیکھیے جو دنیا مین تو بھی اسکا صلہ ملیگا ہمین

یعنے مصرف کے اپنے سب اشیا — اپنے ہی ملک مین ملینگے سدا

غیر ملکون کے ہین جو کاریگر — ہم رہینگے نہ اُنکے دست نگر

صدقے کا کیا گیا جو سوال — اُسکی مقدار پر جو کیجے خیال

جتنے ہین سیر چشم اہل کرم — اُسے سمجھینگے بے حقیقت و کم

اُسکی قلت پہ چاہیے نہ نگاہ — مجتمع ہوگی یہ رقم ہرگاہ

دیکھیے گا تب اُسکی کثرت کو — نفع کیا کیا نہ دیگی خلقت کو

یہ بظاہر ہی گو حقیر رقم — پر حقیقت مین ہے کثیر رقم

جسطرح ایک دانۂ ارزن — بو لیجے جب تو ہوتا ہے خرمن

کیجیے اک چراغ اگر روشن — ہوگا اُس سے تمام گھر روشن

دیکھیے ایک قطرۂ نیسان — گر کے بنتا ہے گوہر غلطان

بس اسی طرح جانیے اُسکو — مین جو کہتا ہون مانیے اُسکو

وجہ انشاد

جلد آ جلد ساقیِ گلفام | دور آخر ہی بھر کے دے کوئی جام
سببِ نظم مثنوی مین لکھون | حال یہ بھی روا روی مین لکھون
ایک دن بندگان حضرت نے | میرے آقا و لیِ نعمت نے
عدل سے جنکے ہو جہان معمور | خاصکر سرزمین سلطانپور
حاکم وقت سبجِ ذیشان | یعنے سیّد غلام حیدر خان
صاحبِ فیض قدردان ہنر | شرفا پرور و کرم گستر
چونکہ خود نکتہ رس سخنور ہین | قدر و قیمت شناس جوہر ہین
محض از راہ عزت افزائی | یون ہدایت صفی کو فرمائی
کہ رفاہِ انام کی تدبیر | نثر مین ہمنے کی ہی جو تحریر
نظم کر مثنوی مین تو اُسکو | تا کہ مطبوع خاص و عام وہ ہو